جولائی
2003

حق پرستانہ حکمت عملی کی ضرورت

اس وقت دنیا میں اسلام اور مسلمانوں کے متعلق جو بدگمانی یا مخالفانہ جذبہ ہے، اس میں عام طور سے خود مسلمانوں کی اس فریضہ کی ادائیگی میں کوتاہی کو دخل ہے جس فریضہ کی ادائیگی ان کے ذمہ کی گئی ہے ورنہ حالات دنیا کے وہ نہ ہوتے جو ہیں۔ اس کی ایک دلیل یہ ہے کہ دنیا کے مختلف خطوں میں جہاں بھی حق بات کو مناسب اور معقول انداز میں پیش کرنے کا عمل ہو رہا ہے، وہاں اس کا خوش کن نتیجہ سامنے آ رہا ہے۔ خود یورپ اور امریکہ میں جو لوگ دین حق کا تعارف محبت اور ہمدردی سے کراتے ہیں، ان کی فکرمندی اور نیک عملی اور ان کے کام کی مقدار کے مطابق نتائج بھی سامنے آ رہے ہیں۔ ١١/ ستمبر کے سنگین تباہ کن حادثہ سے پہلے امریکہ میں مسلمانوں سے نفرت کا کوئی جذبہ نہیں تھا۔ اس وقت سالانہ بیس ہزار اشخاص کے اسلام کو ماننے کا اوسط بتایا جا رہا تھا۔ ١١/ ستمبر کا حادثہ کس طرح سے ہوا، یہ ابھی تک واضح نہیں ہے۔ مسلمانوں پر اس کا الزام بھی صحیح نہیں ہو سکتا، اس لیے کہ مسلمانوں کے پاس ایسے وسائل نہیں اور ایسی خصوصی صلاحیتیں نہیں کہ امریکہ جیسے ترقی یافتہ اور حفاظتی انتظام والے ملک میں ایسا بڑا حادثہ کرائیں۔ بہرحال پروپیگنڈا چونکہ یہ ہوا کہ یہ حادثہ مسلمانوں نے کیا، اس سے امریکہ کے ملک میں مسلمانوں کے خلاف ناراضگی اور ناپسندیدگی کا جذبہ پیدا ہوا۔ اس جذبہ کا نقصان جو بھی رہا ہو لیکن اس سے یہ نئی بات ہوئی کہ امریکی پڑھے لکھے لوگوں کو مسلمانوں اور ان کے مذہب کے بارے میں تجسس ہوا کہ یہ برے لوگ کون ہیں، ان کو ان کا مذہب کیا سکھاتا ہے چنانچہ ان میں سے بہت سے لوگوں نے اسلام اور مسلمانوں سے متعلق کتابوں کا مطالعہ کیا اور واقفیت ہوتے ہی ان میں سے بہت سے لوگوں میں نفرت پسندیدگی میں تبدیل ہو گئی اور سال بھر میں بجائے بیس ہزار کے چالیس ہزار غیر مسلموں نے اسلام کو پسند کر لیا۔ اس مثال سے اسلام کی حقانیت کی کشش کا اندازہ ہوتا ہے کہ ایک دو نہیں، اتنی بڑی تعداد میں لوگ حقیقت سے واقف ہو جانے پر دشمنی سے محبت و پسندیدگی میں تبدیل ہو گئے اور اب جو نئے اعداد و شمار آئے، ان سے اندازہ ہوا کہ وہ سابقہ اوسط جو بیس ہزار کا تھا، وہ چالیس ہزار کا ہو گیا۔

اگر مسلمان دعوت کے فریضہ کو اپنی زندگیوں کو اسلامی سیرت کا نمونہ بناتے ہوئے انجام دیں تو اس کے بڑے اچھے نتائج نکل سکتے ہیں اور ان کے مصائب اور پریشانیوں میں بہت کمی آ سکتی ہے اور وہ اس سے عنداللہ سرخرو اور کامیاب بھی ہوں گے اور یہ جو سیاسی سطح پر مسلمانوں کے ساتھ مختلف ملکوں میں واقعات پیش آ رہے ہیں، اس کے نقصانات بھی کم ہوں گے کیونکہ سامنے سے اسلام اور مسلمان دشمنی کی کیفیت ہٹ جائے گی اور مسئلہ خالص سیاسی یا معاشی رہ جائے گا جس کی حقیقت کو سمجھتے ہوئے مناسب حکمت عملی سے ان کو روکنے کی کوشش کی جا سکتی ہے۔